REGD. NO. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

یوم پنجشنبہ

فی پرچہ ۱۰ نئے پیسے

۲۰ صفر ۱۳۸۰ھ

جلد ۴۹/۱۴	۱۴ ظہور ۱۳۳۹ ہش - ۱۴ اگست ۱۹۶۰ء	نمبر ۱۸۶

ضروری اعلان - سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی ڈاک آئندہ ربوہ [illegible] (پرائیویٹ سیکرٹری)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ایبٹ آباد

ایبٹ آباد ۱۲ اگست بوقت ۸ بجے شب بذریعہ فون

رات حضور کو نیند ٹھیک طرح نہیں آئی اور بے چینی رہی۔ مگر آج دن بھر نسبتاً طبیعت بہتر رہی۔

احباب جماعت خاص توجہ التزام اور درد و الحاح سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور صحت و عافیت کے ساتھ کام والی لمبی زندگی عطا کرے۔ آمین اللّٰھم آمین

ایف۔ اے کے امتحان میں تعلیم الاسلام کالج ربوہ کا شاندار نتیجہ

کالج کے طالب علم حمید احمد خان بورڈ کے جملہ طلباء (پری میڈیکل) میں اوّل قرار پائے

میڈیکل، نان میڈیکل اور آرٹس میں کالج کے کامیاب طلباء کی اوسط بفضلہ تعالیٰ بورڈ کی اوسط سے بہت زیادہ رہی

ربوہ ۱۳ اگست۔ سیکنڈری بورڈ آف ایجوکیشن کے ایف اے کے امتحان میں امسال اللہ تعالیٰ کے فضل سے تعلیم الاسلام کالج ربوہ کا نتیجہ سابقہ روایات کے مطابق بہت شاندار رہا ہے نہ صرف یہ کہ پری میڈیکل، نان میڈیکل اور آرٹس تینوں گروپوں میں کالج کے کامیاب طلباء کی اوسط بورڈ کی ہر گروپ کی اوسط سے بہت زیادہ ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے کالج کے ہونہار طالب علم عزیز حمید احمد خان ابن محترم خان عبدالمجید خان صاحب آف ڈیرہ دوال پری میڈیکل گروپ کے جملہ طلباء میں بورڈ بھر میں اول قرار پائے ہیں۔ انہوں نے ۶۷۲ نمبر حاصل کرکے کالج کے تمام سابقہ ریکارڈ بھی توڑ دیئے ہیں۔ اسی طرح کالج کے ایک اور طالب علم اعجاز الحق قریشی ابن مکرم عزیز احمد صاحب قریشی ضلع مظفر گڑھ نے ۶۵۳ نمبر لے کر ثانوی بورڈ کے آرٹس گروپ میں دوسری پوزیشن حاصل کی ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

(باقی دیکھیں صفحہ ۴)

اُمِّ مظفر احمد لاہور کے ہسپتال میں

مخلصین جماعت سے دعاؤں کی درخواست

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی لاہور

ڈاکٹری مشورہ کے ماتحت ہم ام مظفر احمد کو لاہور لے آئے ہیں اور میو ہسپتال کے حصہ البرٹ وکٹر کے کمرہ ۱۱ میں داخل کرا دیا ہے۔ یہاں پہنچتے ہی میو ہسپتال کے مشہور سرجن ڈاکٹر امیر الدین صاحب نے ان کا معائنہ کیا اور معائنہ کے بعد تازہ ایکسرے لیا گیا۔ اس ایکسرے نے اس ایکسرے کے نتیجہ کی فی الجملہ تصدیق کی ہے جو ربوہ میں لیا گیا تھا یعنی یہ کہ دائیں ٹانگ کی ہڈی کے بالائی حصہ میں جو ڈاکٹری اصطلاح میں نک آف فیمر (neck of Femur) کہلاتا ہے فریکچر ہو گیا ہے۔

ڈاکٹر امیر الدین صاحب نے فی الحال ام مظفر احمد کی یہ ٹانگ عارضی طور پر ایک لوہے کے فریم میں باندھ دی ہے اور پاؤں کو بھی اوپر اٹھا کر فریم میں لٹکا دیا ہے تاکہ اس ٹانگ پر زور نہ پڑے۔ اور حرکت بھی نہ ہو

ڈاکٹر امیر الدین صاحب کا خیال ہے کہ دو تین دن کے مشاہدہ اور معائنہ کے بعد اصل علاج کیا جائے گا۔ ان کا یہ بھی خیال ہے کہ درد کی شدت یہ شبہ پیدا کرتی ہے کہ شاید کسی اور جگہ بھی چوٹ کا اثر ہوا ہو جس کا پتہ لینا ضروری ہے۔

بے چینی بدستور ہے مگر کمزوری کے بڑھ جانے سے اس کے اظہار کی طاقت کم ہو گئی ہے۔ گذشتہ رات کا اکثر حصہ بے خوابی میں گذرا اور منہ پر کچھ ورم بھی ہے اور اجابت ابھی تک نہیں ہوئی۔

جیسا کہ احباب کو علم ہے ام مظفر احمد قریباً ۵ سال سے مختلف قسم کی بیماریوں میں مبتلا ہو کر بہت کمزور ہو چکی ہیں۔ اور اکثر وقت درد اور بے چینی میں گذرتا رہا ہے۔ اور چلنے پھرنے سے بھی معذور رہی ہیں۔ ان کی سابقہ بیماریوں میں ریڑھ کی ہڈی کے ایک منکے کا اپنی جگہ سے سرک جانا (Displaced Disc) اور پتہ میں پتھری اور اعصابی درد اور بلڈ پریشر اور رعشہ وغیرہ شامل ہیں۔ اس پر موجودہ خطرناک حادثہ نے بہت اضافہ کر دیا ہے اور وہ کافی کمزور ہو چکی ہیں۔ اور بہت فکر مند اور پریشان رہتی ہیں اور ان کی اس حالت کا لازماً مجھ پر بھی اثر پڑتا ہے۔ اور میں اپنی انتہائی خواہش کے باوجود اس رنگ میں دینی خدمت نہیں کر سکتا جس کی میرے دل میں تڑپ ہے۔ زائد از نصف صدی کی قریب ترین رفاقت کوئی معمولی چیز نہیں ہوتی۔ اور ایک کی حالت کا دوسرے پر اثر پڑنا لازمی امر ہے۔ اور میں تو ویسے بھی اب ضعیف اور کئی قسم کے عوارض میں مبتلا ہوں پس مخلصین جماعت اور صحابہ کرام (جو خوش ہے کہ اب دن بدن کم ہوتے جا رہے ہیں) سے درخواست ہے کہ وہ ام مظفر احمد کے لئے خاص توجہ اور درد دل سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ان کو شفا دے اور میری پریشانی کو دور فرمائے آمین یا ارحم الراحمین

میری اولاد خدا کے فضل سے والدین کی خوشگوار اور فرمانبردار ہے اور سلسلہ سے اخلاص رکھتی ہے اللہ تعالیٰ ان کا بھی حافظ و ناصر ہو۔ ہماری زندگی میں بھی اور ہمارے بعد بھی۔ اور انہیں ہمیشہ رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے در کا غلام رکھے۔ کیونکہ اب ہمارے آسمانی آقا وہ

"وہ تیرے ہیں ہماری عمر تا چند"

نوٹ:۔ اس خط کے لکھنے کے بعد اجابت ہو گئی ہے اور تکلیف میں کچھ افاقہ ہے۔ گو ضعف اب بھی بہت ہے۔

خاکسار: مرزا بشیر احمد

از لاہور ۱۲ اگست ۱۹۶۰ء

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے، ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کی

روزنامہ الفضل ربوہ مورخہ ۱۴ اگست ۱۹۶۰ء

کیا میں پاکستانی ہوں

پاکستان کے لئے وہ دن واقعی انتہائی خوشی کا ہوگا جب اس کا ہر ایک رہنے والا فخر سے گردن اٹھا کر اور تمام دنیا کو للکار کر کہہ سکے کہ "میں پاکستانی ہوں" ایک انسان کی ایک تو انفرادی زندگی ہوتی ہے وہ اپنی رہائش کھانے پینے اور دیگر ذاتی سہولتوں کا خیال رکھتا ہے۔ لیکن کوئی انسان محض اپنی ذات میں مگن نہیں رہ سکتا۔ وہ اس زمین پر تنہا ہی واقع نہیں ہوتا۔ اول تو اس کے قریبی رشتہ دار والد والدہ بہن بھائی اور دیگر قبیلہ کے لوگ درجہ بدرجہ موجود ہوتے ہیں جن کے درمیان اس کو اپنے تئیں فٹ کرنا ہوتا ہے بعض دفعہ اس کو اپنے رشتہ داروں کے لئے اپنی ذاتی سہولتوں کو خیرباد کہنا پڑتا ہے۔ مثلاً اگر خدانخواستہ کوئی بیمار پڑ جائے تو وہ اس کے آرام کے لئے اپنا دن رات کا آرام ترک کر دیتا ہے اسی طرح وہ اپنے والدین اور بچوں کے لئے روزی کمانے کی تکالیف برداشت کرتا ہے سو یہاں یقیناً وہ اپنی ذات پر اپنے قبیلہ کو ترجیح دیتا ہے۔

پھر قبیلہ سے بڑھ کر اس کا تعلق اپنی بستی کے لوگوں سے ہوتا ہے جب کسی بستی پر کوئی تکلیف آتی ہے یا بستی کے لئے کوئی بہتر ترقی کی صورت پیدا ہوتی ہے تو وہ اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتا ہے۔ اور بسا اوقات وہ اپنی ذات ہی نہیں بلکہ اپنے قبیلہ کے مفادات کو بھی بستی کے مفادات پر قربان کر دیتا ہے۔ مثلاً اگر کسی فعل سے اسکو اور اسکے قبیلہ کو مالی فائدہ ہوتا ہے مگر اس فعل سے اسکی بستی کی اہانت ہوتی ہے یا اسکو ضرر پہنچتا ہے تو وہ اگر اس میں شرافت ہوگی یقیناً اپنے قبیلہ کے مفادات کو نظر انداز کر دیگا۔ اور بستی کی عزت پر آنچ نہیں آنے دیگا یہ ایک نفسیاتی مسئلہ ہے وہ گو بظاہر شعوری طور پر اس کو بیان نہ کر سکے اور وہ وجوہات نہ بتا سکے جن کی وجہ سے وہ بستی کے مفادات کو ترجیح دیتا ہے۔ وہ دنیاوی نقطۂ نظر سے ہی بستی کے مفادات کو اس لئے ترجیح دیتا ہے کہ اسکے اور اسکے قبیلہ کے وسیع تر مفادات بستی کے مفادات سے وابستہ ہوتے ہیں اگر بستی کو کوئی نقصان پہنچیگا تو اس کو اور اس کے قبیلہ کو بھی اس کا خمیازہ بھگتنا پڑے گا مثلاً اگر ساتھ کی بستی والے اس کی اپنی بستی پر حملہ کریں اور اس کو لوٹنے کے ارادے سے تیار ہو کر آئیں تو یقیناً وہ دوسروں کے ساتھ ملکر اپنی بستی کی حتی الوسع حفاظت کرے گا۔ یہاں تک کہ اگر مثلاً اس کی بستی میں کوئی شخص ذاتی یا قبیلہ کی سطح پر اس کا دشمن بھی ہوگا تو وہ غیر بستی والوں کو ایسے دشمن کو لوٹنے سے بھی روکے گا اور اس کی حفاظت کے لئے اپنی جان تک کی بازی لگا دے گا۔ اگرچہ ویسے دشمن کو بچانے سے بعد میں اس کو ذاتی طور پر یا قبیلہ کی سطح پر نقصان ہی پہنچنے کا کیوں نہ احتمال ہو۔

یہ تو ایک بستی کا معاملہ ہے یہی سلسلہ بڑھتے بڑھتے اور یہی حلقہ وسیع ہوتے ہوتے آخر اپنے ملک کی محبت تک پہونچ جاتا ہے۔ اور انسان کی ذہنیت ایسی بن جاتی ہے کہ وہ اپنی ذات۔ اپنے قبیلے اور اپنی بستی کے مفادات کو جب وہ ملکی مفادات سے متصادم ہوتے ہیں چھوڑ دیتا ہے اور اپنے ملک پر آنچ نہیں آنے دیتا۔

یہی صحیح نفسیاتی ارتقاء ہے۔ یہی وہ معیار ہے جس پر ہم اپنے ہموطنو کو جانچ سکتے ہیں۔ جو بھی اس معیار پر پورا اترتا ہے اس کو ہم صحیح انسان کہہ سکتے ہیں۔ اگرچہ یہ حلقہ اور بھی وسیع ہو سکتا ہے اور ہوتا ہے لیکن فی الحال ہم اسی حد تک کچھ عرض کرنا چاہتے ہیں یہ انسانی نفس کا ایک نہایت پیچ در پیچ مسئلہ ہے اور بہت سے لوگ صحیح طریق پر چلنے سے مختلف عوامل کی وجہ سے خواہ وہ عارضی ہوں یا مستقل عاری ہوتے ہیں۔ بعض وقت بلکہ اکثر وقت تو یہ ناسمجھی تعلیم کی کمی کی وجہ سے ہوتا ہے لیکن بعض دفعہ بعض لوگ اپنی ٹیڑھی ذہنیت کی وجہ سے ایسے افعال کے مرتکب ہوتے ہیں جو ملک و قوم بستی اور قبیلہ کے لئے حتیٰ کہ ان کی اپنی ذات کے لئے بھی شرمناک ہوتے ہیں تاہم ایک مخصوص ملک کے لحاظ سے ایسے لوگ استثنائی حیثیت رکھتے ہیں۔ کسی ملک کے تمام کے تمام بلکہ ان کی اکثریت بلکہ کہنا چاہئیے کہ ایک بڑی تعداد دیدہ دانستہ اپنے ملک سے غداری نہیں کر سکتی۔ البتہ بعض بیمار ذہنیتیں تاریخ عالم میں ایسی ملتی ہیں جنہوں نے عارضی ذاتی مفاد کے لئے اپنے وطن سے غداریاں کیں اس کے باوجود عام لوگ جو ایک ملک میں رہتے ہیں وہ نادانستہ تو اپنے ملک کو شاید نقصان پہنچا دیں۔ یہ لوگ وہی ہوتے ہیں جن کی ذہنیت صحیح طور پر پروان نہیں چڑھی ہوتی اور وہ ذاتی فائدہ کے لئے نادانستہ طور پر ملکی یا قومی مفاد کو نظر انداز کر دیتے ہیں۔

اس کو بھی ہم بیماری ہی کہہ سکتے ہیں۔ ان لوگوں میں وہ لوگ شامل ہیں جو مثلاً سمگلنگ کرتے ہیں۔ بلیک کرتے ہیں۔ احتکار وغیرہ کے مرتکب ہوتے ہیں۔ یہ لوگ دراصل اخلاق باختہ ہوتے ہیں ویسے شاید وہ ملک و قوم کے ساتھ کھلی کھلی غداری نہ کر سکیں اور غداری کو شاید دل سے بھی برا سمجھتے ہوں لیکن حرص و آز کی بیماری کی وجہ سے وہ اپنے فرائض کو اور ان مراتب کو بھول جاتے ہیں جو ان کو ایک ملک کا شہری ہونے کی وجہ سے ہر وقت زیر نظر رکھنے چاہئیں۔ تاہم ایسے لوگ خواہ دانستہ یا نادانستہ ایسی سرگرمیوں میں مصروف رہتے ہیں اور خواہ ان کی نیت ملک و قوم کو نقصان پہنچانے کی نہ بھی ہو۔ لیکن عملی لحاظ سے وہ ملک و قوم کے سخت دشمن ہوتے ہیں اور ان کا جرم عمداً ملک سے غداری کرنے والوں سے عملاً کسی طرح کم نہیں ہوتا۔

جو شخص سیدھی طرح ملک و قوم کا غدار ہے وہ بے شک بعض وقت اگر اس کا داؤ لگ جائے عمداً ملک و قوم کو سخت نقصان پہنچاتا ہے لیکن ایسے لوگ جلد ہی اپنے کیفر کردار کو پہونچ جاتے ہیں قانون ان کو جلد ہی اپنے شکنجہ میں کس لیتا ہے۔ ایسے لوگوں کی بات سمجھ میں آسکتی ہے لیکن جو لوگ بظاہر ملک و قوم کے وفادار ہوتے ہیں۔ مگر ذرا ذرا سے ذاتی مفاد کے لئے سمگل۔ بلیک وغیرہ افعال کے مرتکب ہوتے ہیں۔ یا ملاوٹ کر کے اشیاء فروخت کرتے اور نفع اندوزی کرتے ہیں۔ رشوت کھاتے ہیں۔ خواہ وہ بظاہر ملک و قوم کے کتنے بھی فدائی بنیں۔ وہ نہ صرف نہایت بری قسم کے غدار ہیں بلکہ وہ اپنی بستی اپنے قبیلہ اپنے خاندان اور خود اپنے بھی دشمن ہیں۔ ایسے لوگ ایسے گھن کی مثال ہوتے ہیں جو اندر ہی اندر انسان کو کھا رہا ہو۔ ایسے لوگوں کا اظہار وفاداری ایک فریب ہے دھوکا ہے۔ ایسے لوگوں کی وجہ سے ملک میں معتدل فضا پیدا نہیں ہو سکتی اور ایسے لوگوں ہی کی وجہ سے وہ تمام اصلاحات جو حکومت ملکی ترقی کے لئے کرتی ہے ناکام ہوتی ہیں۔ سچی بات یہ ہے کہ ایسے لوگ قوم و ملک کو سخت نقصان پہنچاتے ہیں۔ اور اس کی ترقی کے راستہ میں رکاوٹ بنتے ہیں۔

پاکستان ایک پسماندہ ملک سمجھا جاتا ہے اس کی وجہ خواہ اور بھی کیوں نہ ہو۔ ایک بڑی وجہ یہی ہے کہ لوگوں کے دلوں میں پاکستان کی محبت ابھی ذاتی مفاد سے بلند نہیں ہو سکی۔ ابھی یہاں ایسے لوگوں کی کثرت نہیں ہے جو فخر سے گردن اٹھا کر کہہ سکیں کہ ہم پاکستانی ہیں۔ جس دن یہ ہو جائیگا یقیناً یہاں سے بہت سی وہ برائیاں جن کا ہم نے اوپر ذکر کیا ہے ختم ہو جائیں گی۔ جو ذاتی فائدہ ملک و قوم کو قربان کر کے حاصل کیا جاتا ہے۔ حب وطن کے اصول کے مطابق ایک گناہ عظیم ہے۔ وہی فائدہ صحیح ہے جو ملک و قوم کے مفاد سے نہ ٹکراتا ہو۔ بلکہ ملک و قوم کے مفاد میں اضافہ کرتا ہو۔ یہ اسی وقت ہو سکتا ہے جب ہر پاکستانی صحیح معنوں میں پاکستانی بن جائے۔ اس لئے ملک و قوم کے تعلق میں ہر پاکستانی کو جو سب سے پہلا سوال اپنے دل سے پوچھنا چاہئیے وہ یہ ہے کہ "کیا میں پاکستانی ہوں"

پاکستان میں قومی اتحاد کی اساس کیا ہونی چاہیئے؟

صدرِ مملکت کی طرف سے ایک اہم اور بنیادی ضرورت کی نشاندھی

صدر مملکت فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں نے اپنے ایک قیمتی مضمون میں قوم کو ایک نہایت اہم اور بنیادی مسئلہ کی طرف توجہ دلائی ہے اور وہ یہ ہے کہ پاکستان میں قومی اتحاد کی اساس کیا ہونی چاہیئے؟ صدر مملکت کا یہ مضمون ڈاکٹر جاوید اقبال کی انگریزی کتاب The Ideology of Pakistan & its Implementation پر پیش لفظ کے طور پر شائع ہوا ہے۔ چونکہ صدر مملکت نے اس میں قوم کے سامنے ایک اہم سوال پیش کیا ہے اور قوم کے اہل اور قابل دماغوں کو اس کا صحیح جواب تلاش کرنے کی طرف متوجہ فرمایا ہے، اس لئے یوم آزادی کی تقریب کے موقعہ پر ذیل میں اس کا اردو ترجمہ شائع کیا جا رہا ہے:۔

جب سے میں نے ملک کی زمام حکومت سنبھالی ہے میں اُس وقت سے ہی پوری توجہ اور انہماک کے ساتھ اس امر پر غور کرتا رہا ہوں کہ کس طرح لوگوں کو کامل اتحاد کے سانچے میں ڈھالا اور اُن داخلی اور خارجی مسائل کو حل کیا جائے جن سے ہمارا ملک دوچار ہے۔ اس میں شک نہیں ہمیں داخلی اور خارجی لحاظ سے خاصے بڑے بڑے مسائل درپیش ہیں لیکن جس طریق سے انہیں حل کیا جا سکتا ہے وہ ایسا نہیں جو فہم و ادراک سے بالا ہو یا اس پر عمل درآمد نہ ہو سکتا ہو۔ اس لئے خدا کے فضل سے ایک نہ ایک دن انہیں کلی یا جزوی طور پر حل کر لینا عین ممکنات میں سے ہے لیکن اہل وطن میں حقیقی اتحاد کی روح پھونکنا اور انہیں بنیان مرصوص کی شکل دینا ایک ایسا معاملہ ہے جس کا تعلق ایمان و یقین اور جذبہ و روح کی عملداری سے ہے، اور میں ابھی تک اس کا مؤثر و شافی جواب معلوم نہیں کر سکا ہوں۔ یہ لازمی اور لابدی ہے کہ جتنی جلدی ممکن ہو سکے اس کا جواب معلوم کیا جائے۔ ورنہ اس امر کا خطرہ ہمیشہ لاحق رہے گا کہ کہیں ہم دوسری طاقتوں سے مغلوب نہ ہو جائیں اور ایک آزاد قوم کی حیثیت سے اپنی ہستی گنوا بیٹھیں۔ حقیقت یہ ہے کہ ایسی صورت میں اس امر کا امکان بھی موجود ہے کہ خدانخواستہ پاکستان ہی ہاتھ سے نہ چلا جائے۔ کسی قیمت پر اور کسی حالت میں بھی یہ گوارا نہیں کیا جا سکتا کہ ایسی صورت رونما ہو۔ اندریں حالات یہ امر انتہائی فوری اہم اور ضروری ہے کہ اس سوال کا ایک ایسا جواب تلاش کیا جائے جو آسان اور قابل فہم ہو، پوری مداومت کے ساتھ فطری جذبہ و جوش کو ابھارنے کی اہلیت رکھتا ہو، اور اس دورِ جدید میں زندگی کی ضرورتوں اور تقاضوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے بھی پوری طرح قابل عمل۔ اس سلسلہ میں میں نے ملک کے بعض نامور مفکرین کی تحریرات اور رشحاتِ قلم کا مطالعہ کیا ہے اور اپنے طور پر بھی اس مسئلہ پر بہت غور و فکر سے کام لیا ہے میں جس نتیجے پر پہنچا ہوں اس کا خلاصہ یہ ہے جہاں تک زندگی کی بقا اور نسل کے تسلسل کو جاری و ساری رکھنے کا تعلق ہے انسان دوسرے حیوانوں کی طرح بعض بنیادی جبلتوں کے اثر سے آزاد نہیں ہے لیکن ساتھ ہی وہ ایک ایسا وجود ہے کہ جسے قوت و فکر ودیعت کی گئی ہے اور اپنے اس امتیاز کے شعور سے وہ پوری طرح بہرہ مند ہے اس لئے وہ یہ مقدرت رکھتا ہے کہ اپنی جبلتوں کو کنٹرول کر سکے اور ان کی شدت پر قابو پا کر انہیں بہتر اور مفید شکل دے سکے۔ علاوہ ازیں اس میں یہ شدید خواہش اور لگن بھی پائی جاتی ہے کہ اس کی اپنی کوئی آئیڈیالوجی ہو۔ اس کی فطرت ہی کچھ اس طرح واقع ہوئی ہے کہ وہ اپنی آئیڈیالوجی کی خاطر اپنا سب کچھ داؤ پر لگا دے گا حتّٰی کہ اس کی خاطر جان تک قربان کر دینا اس کے لئے چنداں مشکل نہیں ہوگا۔ اس سے ظاہر ہے کہ آئیڈیالوجی جتنی زیادہ ارفع اور دوامی نوعیت کی حامل ہوگی۔ اس کا دم بھرنے والے افراد اور ان افراد پر مشتمل قوم بھی اتنی ہی زیادہ ارفع اور بلند ہوگی۔ ان کی زندگیاں زیادہ تخلیقی اور بھرپور ہوں گی اور وہ اتحاد و یگانگت اور مدافعت و مقاومت کی بے پناہ قوت سے بہرہ ور ہوں گے۔ ایسی سوسائٹی میں وقتی طور پر خم تو پڑ سکتا ہے لیکن وہ کبھی بھی ٹوٹ کر منتشر نہیں ہو سکتی ظاہر ہے ہمارے لئے اسلامی آئیڈیالوجی ہی ایسی آئیڈیالوجی ہو سکتی ہے۔ اسلامی آئیڈیالوجی کی بنیاد پر ہی ہم نے حصولِ پاکستان کے لئے جدوجہد کی اور اسے حاصل کرنے میں کامیاب ہوئے لیکن پاکستان حاصل کر لینے کے بعد ہم اپنی زندگیوں کو اس آئیڈیالوجی کے مطابق ڈھالنے اور انہیں صحیح خطوط پر استوار کرنے میں کامیاب نہیں ہوئے اس کی بڑی وجہ یہی ہے کہ ہم سادہ اور عام فہم شکل میں اس آئیڈیالوجی کے مالہٗ و ماعلیہ کو معین طور پر واضح کرنے میں ناکام رہے ہیں۔ مزید برآں ہوا یہ کہ اپنی لاعلمی کی وجہ سے ہم نے یہ سمجھنا شروع کر دیا کہ اسلامی آئیڈیالوجی عصبیت اور ملائیت پر مبنی حکومت سے عبارت ہے چنانچہ ہمیں غیر شعوری طور پر اس سے حجاب محسوس ہونے لگا۔ اب وقت آ گیا ہے کہ ہم اس حجاب کو ترک کرتے ہوئے صورتِ حال کا حوصلہ اور جوانمردی سے مقابلہ کریں۔ اور اس آئیڈیالوجی کی سادہ عام فہم اور جدید زبان میں معین طور پر وضاحت کریں اور پھر اس وضاحت کو لوگوں کے سامنے رکھیں تاکہ یہ اک پیمانے اور نہج کا کام دے سکے جس پر لوگ اپنے عمل و کردار کو استوار کریں۔ اور اسے پرکھ سکیں۔ اگر ہم نے ایسا نہ کیا تو الحاد پر مبنی آئیڈیالوجی جو ہمارے چاروں طرف پھیلی ہوئی ہے بڑی تیز رفتاری کے ساتھ ہمارے درمیان آ داخل ہوگی یہ اس شرم و حیا اور ملامت نفس سے عاری ہے کہ جو اسے بن بلائے مہمان کی طرح آ گھسنے سے باز رکھ سکے۔

اسلام کی پیشکردہ آئیڈیالوجی کو معین طور پر واضح کرنے اور زندگی کے موجودہ احوال و کوائف، اور بالخصوص پاکستان کے خاص حالات کی روشنی میں اسے جامۂ عمل پہنانے کے لئے مندرجہ ذیل بیرونی خطوط پر مشتمل خاکہ کی وضاحت ضروری ہے:۔

(۱) توحید باری تعالیٰ انسان کی یہ فطری خواہش کہ اس کے افکار اور اعمال محبت الٰہی کے رنگ میں رنگین ہوں۔

(ب) خدا کی نگاہ میں تمام بنی نوع انسان کا مساوی ہونا اور اس لحاظ سے رنگ، نسل، اور مقام کی تفریق کے بغیر تمام انسانوں میں بنیادی مساوات کا اصول

(ج) ایک ایسی سوسائٹی میں قومی یا علاقائی وطنیت کے لئے کوئی گنجائش نہیں۔ تاہم ایک علاقے میں رہنے والے لوگوں کا یہ فرض ہے کہ وہ اس علاقے کے دفاع اور حفاظت کی ذمہ واری ادا کریں۔

(د) اگر مندرجہ بالا امور مذہب کا جزو ہیں تو پھر دینی و دنیوی دونوں معاملات میں مذہب کا دخل لازم ٹھہرتا ہے

(س) یہ دنیا بنی ہی اس لئے ہے کہ اس میں انسان ایک ایسی زندگی بسر کرے جو اپنی نوعیت کے لحاظ سے تعمیری اور مثمر ثمراتِ حسنہ ہو۔ دنیا اس لئے نہیں پیدا کی گئی کہ انسان اس سے بھاگے اور رو گردانی اختیار کرے۔

(ص) تعمیری صلاحیت کو ترقی دینے اور اسے بروئے کار لانے کے لئے جدید تعلیم سے استفادہ ناگزیر ہے۔

(ط) فرد کے بنیادی حقوق کی وضاحت جو فرد اور مملکت دونوں کی فلاح پر منتج ہوں نیز مومن کی تعریف کیا ہے؟

(ع) مذکورہ بالا فلسفے کو موجودہ نسل اور آئندہ نسلوں میں راسخ کرنے کے لئے کیا طریق اختیار کیا جائے؟

(ف) اس امر کے پیش نظر کہ پاکستان کے باشندے بہت سی نسلوں پر مشتمل ہیں جو مختلف تاریخ مختلف قومیت اور مختلف پس منظر کی حامل ہیں، ان کے مقامی جذبۂ تفاخر، ثقافت، اور روایات کو برقرار رکھتے ہوئے انہیں کس طرح ایک متحدہ قوم کی شکل دی جائے۔

(ق) اسلام کی پیشکردہ آئیڈیالوجی کے خلاف کمیونزم اور ہندوازم کی جارحیت کا کس طرح مقابلہ کیا جائے۔

ضرورت اس بات کی ہے کہ مندرجہ بالا امور پر سادہ، مختصر اور پُراثر زبان میں روشنی ڈالی جائے اور اس طور سے انہیں واضح کیا جائے کہ جو عقل انسانی کے نزدیک قابل قبول ہو۔ یہ وضاحت زیادہ سے زیادہ لوگوں کے لئے قابل فہم اور جاذب توجہ ہونی چاہیئے اور اس قابل ہونی چاہیئے کہ اسے عملی جامہ پہنایا جا سکے۔

(ترجمہ: مسعود احمد دہلوی)

جامعہ احمدیہ میں داخلہ

تمام احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ جامعہ احمدیہ میں داخلہ ۶ ستمبر کو صبح ۹ بجے ہوگا تمام وہ طلباء جو داخلہ لینا چاہتے ہوں وقت مقررہ پر انٹرویو کے لئے حاضر ہو جائیں انٹرویو سے قبل فارم داخلہ پُر کر کے بھجوانا ضروری ہے جو دفتر سے مل سکتا ہے۔

(پرنسپل جامعہ احمدیہ)

پاکستان کے دوسرے پنج سالہ ترقیاتی منصوبے کے مقاصد

بنیادی ضروری اشیاء یعنی غذا، کپڑا اور رہائش کا بہتر انتظام اور معیار زندگی کو بلند کرنے کی کوشش

صدر پاکستان جنرل محمد ایوب خاں نے پاکستان کے پہلے اور دوسرے پنج سالہ ترقیاتی منصوبوں کے مقاصد کی وضاحت کرتے ہوئے جو نشری تقریر فرمائی وہ یوم آزادی کی مناسبت سے درج ذیل کی جاتی ہے ~~~~~~ !

دوسرے پنج سالہ منصوبے کے مقاصد کو پہلے پنج سالہ منصوبے کے مقاصد، اس کے تحت عملی کارگزاری اور ملک کی آئندہ ضروریات کی روشنی میں دیکھنا لازم ہے۔

پہلے منصوبے کے مقاصد

پہلے پنج سالہ منصوبے کا مقصد یہ تھا کہ ملکی معیشت کی بنیادی عمارت کو تعمیر کر کے مسلسل نشوونما کے لئے نقطۂ آغاز مہیا کیا جائے تاکہ اقتصادی ترقی کی رفتار تیز ہو جائے۔

اس منصوبے کا مقصد یہ تھا کہ قومی آمدنی کو ۱۰ فیصدی بڑھایا جائے۔ زیادہ تر زرعی و صنعتی پیداوار کو بڑھا کر اور آبپاشی، طاقت، ذرائع نقل و حمل اور مواصلات کی سہولتیں اور دوسری سروسیں مہیا کر کے جو پیداوار کو بڑھانے میں ممد و معاون ثابت ہوں۔ توقع تھی کہ زراعتی پیداوار ۱۳ فیصدی بڑھ جائے گی جس میں غلہ کی ۹.۳ فیصدی بڑھوتری بھی شامل تھی اور جس کی بنا پر امید تھی کہ منصوبہ کی مدت ختم ہونے پر ملک غذائی حیثیت سے خود کفیل ہو جائے گا۔ آبپاشی، نکاسی، سیلابوں کی روک تھام اور بازیافت کی سہولتیں مہیا کر کے ۱۸ لاکھ ایکڑ زمین کو سیراب کرنے، کھاری اور سیلی زمین کی بازیابی اور ۱۵ لاکھ ایکڑ زمین کی بہتر آبپاشی کی امید تھی۔ صنعتی پیداوار میں ۷۵ فیصدی اضافہ کی توقع تھی۔ آبادی میں متوقع اضافہ کے ساتھ قومی آمدنی میں ۱۵ فیصدی اضافہ، فی کس آمدنی میں ۷.۵ فیصدی اضافہ کا باعث ہوتا۔

جہاں تک ادائیگیوں کا تعلق ہے، منصوبہ کے مطابق پاکستان کے حق میں فاضل توازن میں معتدبہ اضافہ کی امید تھی۔ مطمع نظر یہ تھا کہ منصوبہ کے آخری سال میں بیرونی زرمبادلہ کے مسلسل غیر ترقیاتی مقاصد، ماسوا غذا کے لئے اہم درآمدات کے اخراجات سے بقدر ۲۰ کروڑ روپے کے زائد رہیں اور یہ رقم ترقیاتی مقصد کے لئے کام آئے۔ منصوبہ کے مطابق اندازہ یہ تھا کہ آبادی میں اضافہ کے باعث ماجورین کی تعداد تقریباً ۲۰ لاکھ بڑھ جائے گی۔ اگرچہ مدت منصوبہ کے دوران پیدا ہونے والی نئی ملازمتوں کا کوئی قطعی اندازہ نہیں کیا گیا تھا یہ خیال کیا جاتا تھا کہ منصوبہ کو عملی جامہ پہنانے کے باعث ملازمت کے امکانات کم و بیش اتنے ہی بڑھ جائیں گے جتنی کہ خود ماجورین کی تعداد۔

اس کے معنی یہ تھے کہ منصوبے سے پہلے بے روزگاری اور کم روزگاری کی جو کیفیت تھی اس میں نہ تو کوئی ترقی ہو گی نہ تنزل۔

منصوبہ کے مطابق تعلیم، صحت، رہائشی مکانات، اور رفاہ عامہ کی سہولتوں میں مقدار و نوعیت دونوں کے اعتبار سے یکساں ترقی کا اہتمام تھا۔ خواہ وہ زیادہ ہنگامہ خیز نہ ہو۔ توقع تھی کہ سماجی حلقہ کے کئی سابقہ اداروں کو ترقی دی جائے گی اور نئے ادارے قائم کئے جائیں گے۔ نیز اس حلقہ میں آئندہ تیز رفتار ترقی کو مضبوط بنیادوں پر قائم کیا جائے گا۔

منصوبہ میں ملک کے نسبتاً کم ترقی یافتہ علاقوں پر خاص توجہ دی گئی تھی۔ اور ایسے حالات پیدا کرنے کے بارہ میں مفصل سفارشات کی گئی تھیں جن سے یہ علاقے پہلے سے کہیں زیادہ وسیع ترقیاتی پروگرام اختیار کریں۔

منصوبہ کا مقصد یہ تھا کہ ملک میں ٹیکنیکی اور تنظیمی ذرائع کو بڑھایا جائے اور ترقیاتی پروگراموں کو عملی جامہ پہنانے کے لئے ادارائی تبدیلیاں کی جائیں۔

اندازہ تھا کہ منصوبہ پر ۱۰۸۰ کروڑ روپیہ کی لاگت آئے گی ۷۵۰ کروڑ روپیہ سرکاری دائرہ میں اور ۳۳۰ کروڑ نجی دائرہ میں۔

کامیابیاں اور ناکامیاں

منصوبہ کی پوری مدت ختم ہونے پر اس کی کامیابیوں اور ناکامیوں کا جائزہ لینا ضروری ہے اس منصوبہ پر ترقیاتی اخراجات، تخمینی اخراجات سے کچھ کم ہوئے مالیاتی اعتبار سے منصوبہ تقریباً ۹۰ فیصدی کی حد تک صورت پذیر ہوا لیکن جہاں تک عملی پہلو کا تعلق ہے اس کی حقیقی کارگزاریاں مقررہ مقاصد سے کافی کم ثابت ہوئیں۔ کئی عوامل اس نتیجہ کا باعث ہوئے ہیں۔ جو عوامل قابو سے باہر تھے وہ منجملہ دیگر امور کے منصوبہ کے چار سالوں میں سے تین میں، مخالف یا کم سازگار فضائی حالات، شرائط تجارت کے شدت سے خراب ہونے اور عالمی قیمتوں میں اضافہ کے باعث پروجیکٹوں کے تخمینی اخراجات میں توسیع پر مشتمل تھے۔ جن عوامل پر قابو پایا جا سکتا تھا وہ زیادہ تر سرکاری و ذاتی دائروں میں زیادہ صرف اشیاء، خارجی و داخلی ذرائع کے غیر دانشمندانہ اور بالاکثر ناتجربہ کارانہ استعمال اور منصوبہ پر مناسب حد تک نظم و ضبط میں بے توجہی ہے۔ مجموعی حیثیت سے منصوبہ کے تحت کارگزاریاں مختلف شعبوں میں غیر مساوی رہی ہے اور بعض شعبوں کے نتائج دوسروں سے بہتر رہے ہیں۔ منصوبہ کے دوران آبادی میں اضافہ کی رفتار کا تخمینہ ابتدائی تخمینہ ۱.۴ فیصدی سالانہ کے مقابلہ میں ۱.۶ فیصدی سالانہ ہے۔ لہٰذا قومی آمدنی میں ۱۰ فیصدی اضافہ، فی کس آمدنی میں یونہی برائے نام اضافہ ظاہر کرتا ہے۔

زراعتی حلقہ قومی آمدنی میں کمی بڑی حد تک زراعتی سلسلہ میں ناکامی کا نتیجہ ہے۔ زرعی پیداوار کے منصوبہ کے ۱۳ فیصدی حد سے ۶ فیصدی بڑھ جانے کا امکان ہے۔ غلہ کی پیداوار منصوبہ کے نصب العین سے بہت ہی کم رہی ہے جس کی وجہ سے وسیع پیمانہ پر غلہ درآمد کرنے کی ضرورت پیش آئی۔ پانی اور طاقت سے متعلق منصوبوں کی تکمیل مقررہ وقت سے بہت پیچھے ہے۔

صنعت کے میدان میں روپیہ لگانے کے جو نصب العین مقرر کئے گئے تھے۔ ان تک پہنچنے کا امکان نہیں ہے لیکن صنعتی پیداوار میں خاصی ترقی ہوئی ہے۔ باوجود اس کے کہ نصب شدہ مشینی ذرائع کا معتدبہ حصہ بے کار رہا ہے۔ صنعتی پیداوار منصوبہ کی توقعات سے اچھی خاصی زیادہ ہوتی اگر درآمد شدہ خام مال اور فالتو پرزے، جو مشینوں کے زیادہ سے زیادہ استعمال میں لانے کے لئے ضروری ہیں میسر ہوتے۔ نقل و حمل اور مواصلات کے میدان میں کافی ترقی ہوئی ہے۔ ریلوں کی باربرداری اور بندرگاہوں کی جہازوں وغیرہ کو نمٹانے کی صلاحیت میں نمایاں اضافہ ہوا ہے۔ تجارتی جہازوں میں بھی کافی اضافہ ہوا ہے۔ چنانچہ اب یہ بیڑا ملک کی ساری ساحلی تجارت کا بندوبست کر سکتا ہے۔ دریاؤں کے ذریعہ نقل و حمل کے سلسلہ میں کم ہی ترقی ہوئی ہے۔

جہاں تک فاضل ادائیگیوں کا تعلق ہے صورت حال بہتر نہیں ہوئی۔ برآمدی آمدنی بڑھنے کی بجائے گھٹ گئی ہے۔ اس کی ایک جزوی وجہ برآمدی اشیاء میں پیداوار کا نہ بڑھنا ہے خصوصاً ان اشیاء کی عالمی قیمتوں کا گر جانا۔ بیرونی زرمبادلہ کی آمدنی اہم غیر ترقیاتی درآمدی ضروریات کے کم از کم مصارف سے نیچے گر گئی ہے۔ لہٰذا ترقیاتی مقاصد کے لئے فاضل زرمبادلہ وقف کرنے کی توقع پوری نہیں ہو سکی۔

جہاں تک ملازمت کے مواقع میں اضافہ کا تعلق ہے۔ معتبر معلومات میسر نہیں۔ جو معلومات بھی میسر آئی ہیں ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ نئی ملازمتوں کی تعداد منصوبہ کی توقعات سے کم رہی ہے۔

تعلیم، صحت اور رفاہ عامہ جیسی معاشی خدمات کے سلسلہ میں ترقی، منصوبہ کے نصب العین سے بہت ہی کم ثابت ہوئی ہے۔ رہائشی مکانات، خصوصاً نجی مکانات پر خاصا صرف ہوا ہے۔ مگر صرف زیادہ تر نسبتاً بیش قیمت مکانات کی تعمیر پر ہوا ہے نہ کہ کم آمدنی والے لوگوں کو رہائش مہیا کرنے کے لئے۔ (باقی ص ک پر)

قربانی کے لئے ہر وقت تیار رہو

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ارشاد فرماتے ہیں:-

"آج وہی شخص اسلام کے لئے عزت کا موجب ہو سکتا ہے۔ آج وہی شخص خدا تعالیٰ کے حضور عزت حاصل کر سکتا ہے۔ جو قربانی کا بکرا بننے کے لئے تیار ہو اور سمجھتا ہو کہ میں ہر وقت قربانی دینے کے لئے آمادہ ہوں۔ صرف آواز آنے کی ضرورت ہے بلکہ اسے یہ رنج ہو۔ یہ الم ہو۔ یہ دکھ اور یہ درد ہو کہ کیوں مجھے اب تک نہیں بلایا گیا۔"

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مندرجہ بالا ارشاد سے قربانی کی اہمیت اور اس کے فوائد ظاہر ہیں۔ تحریک جدید کے ماتحت اشاعت اسلام کے لئے مالی قربانی کا وعدہ کرنے والے دوستوں سے درخواست ہے کہ وہ فوراً اپنی موعودہ رقم سو فی صدی ادا کر کے عنداللہ ماجور ہوں۔

وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ

سکّوں، وزن اور پیمائش کا اعشاری نظام

علی ناصر صاحب زیدی

ہمارے ملک میں یکم جنوری سے سکوں کا اعشاری نظام رائج ہونے والا ہے۔ اس کے بعد وزن اور پیمائش کے لئے بھی اس قسم کا نظام اختیار کیا جائے گا۔ حکومت اس سلسلے میں ضروری کارروائی کر رہی ہے اور اسے رائج کرنے سے قبل نئے اور پرانے نظام کے فرق کو اچھی طرح واضح کرے گی تاکہ آپ کو نئے سکول نئے اوزان اور پیمائش کے نئے ذرائع کو سمجھنے میں کسی قسم کی دقت پیش نہ آئے۔

آپ جانتے ہیں کہ ہندوستان میں کئی سال سے سکوں کا اعشاری نظام رائج ہے "نیا پیسہ" اسی نظام کی آمد کے ساتھ سننے میں آیا۔ نئے پیسے کو پرانے پیسے پر ممتاز کرنے کے لئے یہ اصطلاح وضع کی گئی۔ پہلے ایک روپیہ میں چونسٹھ پیسے ہوتے تھے۔ لیکن اب وہاں سو نئے پیسے ہوتے ہیں۔ اس فرق سے یہ نہیں سمجھنا چاہیئے کہ روپے کی قوتِ خرید میں کوئی فرق آگیا یا لوگوں کی تنخواہوں پر کوئی اچھا برا اثر پڑا بالکل نہیں۔ فرق اگر آیا تو وہ پیسے کی قیمت میں آیا۔ کیونکہ ہندو پاکستان میں پیسہ بنیادی سکے کی حیثیت رکھتا ہے۔ پہلے ایک روپے میں چونسٹھ پیسے ہوتے تھے۔ اب سَو ہو گئے۔ پہلے وہاں ایک پوسٹ کارڈ تین پیسے میں آتا تھا اب پانچ پیسے میں آنے لگا گویا پیسے کی قوتِ خرید قدرے گر گئی لیکن روپے کی وہی رہی۔

اعشاری نظام کیا ہوتا ہے

کوئی بھی سکہ یا مالی نظام جس میں دس یا اس کے کسی حصے سے مدد لی جائے اعشاری نظام کہلاتا ہے کیونکہ عشر دس کو کہتے ہیں اسی سے لفظ اعشاریہ نکلا جسے معمولی حساب دان لوگ بھی اچھی طرح جانتے پہچانتے ہیں۔ اگر ایسے کسی نظام میں اکائی کو بنیادی حیثیت حاصل ہو (جس طرح ہمارے ملک میں ایک روپیہ کو ہے) تو اوپر والی رقوم ۱۰۔ ۱۰۰۔ ۱۰۰۰۔ ۱۰۰۰۰۰ ہوں گی اور نیچے والی ۱/۱۰، ۱/۱۰۰، ۱/۱۰۰۰ یعنی اعشاریہ ایک اعشاریہ صفر ایک کو $\frac{1}{100}$ اور اعشاریہ صفر صفر ایک کو $\frac{1}{1000}$ بھی لکھتے ہیں۔

اعشاری نظام کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ اسکے تحت ایک اکائی کو آسانی سے چھوٹے حصوں میں توڑا جا سکتا ہے دنیا کے بہت سے ترقی یافتہ ملکوں میں یہ نظام اسی وجہ سے رائج ہے اور اپنے ملک کو اسی قسم کی آسانیاں بہم پہنچانے کے لئے ہم اس نظام کی طرف توجہ دے رہے ہیں۔ سب سے پہلے ۱۷۸۶ء میں ریاستہائے متحدہ امریکہ میں سکوں کا اعشاری نظام رائج ہوا۔ اس کے بعد ۱۷۹۹ء میں فرانس نے اسے اپنایا اور ۱۸۶۵ء میں لاطینی یونین تک پہنچایا۔ انیسویں صدی میں ہی سکوں کا اعشاری نظام، جرمنی، ناروے، سویڈن، آسٹریلیا، ہنگری وغیرہ میں رائج ہو چکا تھا۔ لاطینی امریکہ اور جاپان نے بھی اسے قبول کر لیا۔

جدید صورتِ حال

برطانیہ ہی ایک ایسا ملک ہے جس نے اس نظام کو اختیار نہیں کیا۔ اگرچہ وہاں متعدد بار اس کو رائج کرنے کی کوشش کی جا چکی ہے۔ ہمارے ملک میں اعشاری نظام کو پسند کیا جائے گا۔ اس سلسلے میں قارئین کے جو خطوط پاکستان کے مختلف اخباروں میں چھپ چکے ہیں یا چھپ رہے ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ عوام کو اس موضوع سے بڑی دلچسپی ہے بعض حضرات نے روپے کا نام بدلنے کی تجاویز بھی پیش کی ہیں۔ ایک صاحب نے روپے کی بجائے "پاک زر" کا لفظ تجویز کیا ہے

ابھی اس سلسلے میں کچھ نہیں طے کیا گیا کہ نئے روپے کا کیا نام ہو گا اور چھوٹے سکوں مثلاً اٹھنی، آنہ، دونی، چونی، اکنی میں سے کون برقرار رہے گا اور کون نکل جائے گا۔ لیکن اعشاری نظام کا مطلب یہ ہے کہ وہ سکے برقرار رہیں گے جو دس کی کسر ہیں یا ایسا ہو سکتا ہے کہ صرف روپے اور پیسے قائم رہیں (خواہ ان کے نئے نام کچھ بھی ہوں) اور درمیانی سکے اڑ جائیں۔ ایک روپے سے نیچے ہر چیز کی قیمت پیسوں میں مقرر کی جائے اور ایک روپے سے اوپر پانچ، دس، پچاس اور سو روپے کے نوٹ جاری رہیں

ڈالر اور سینٹ

امریکہ میں اسی قسم کا نظام رائج ہے وہاں سینٹ کو بنیادی حیثیت حاصل ہے ڈالر وہاں کا مشہور سکہ ہے جسے بین الاقوامی شہرت حاصل ہو چکی ہے۔ ایک ڈالر میں سو سینٹ ہوتے ہیں۔ ایک ڈالر سے کم قیمت سینٹوں میں ہی ادا کی جاتی ہے ہندوستان میں اسی نظام کی پیروی کی گئی ہے۔ ایک روپے میں سو نئے پیسے ہوتے ہیں ایک روپے سے کم کی چیزیں نئے پیسوں میں خرید لی جاتی ہیں اور زیادہ قیمت کی اشیاء روپوں میں۔

پاکستان کے نئے سکوں کے متعلق ایک تجویز یہ ہے کہ پیسے کو بنیادی اہمیت دی جائے اس کے بعد ایک سکہ پانچ پیسوں کے برابر ہو ایک دس کے برابر ایک بیس کے برابر ایک ۲۵ کے ایک ۵۰ کے برابر اور پھر سو پیسوں کا روپیہ خواہ اسے روپیہ ہی کہا جائے یا پاک زر یا کچھ اور۔

پاکستان کی ٹکسال کو چند نئے سکے جاری کرنے پڑیں گے اور حکومت چند پرانے سکوں کو واپس لے گی۔ عوام کو نئے سکوں کی قوتِ خرید کو سمجھنے میں کچھ عرصہ لگے گا۔ لیکن حکومت مختلف ذرائع سے نئی شرح واضح کرے گی۔ دکانداروں کو بھی نئی قیمتیں مقرر کرنے میں احتیاط اور حساب کتاب سے کام لینا پڑے گا تاکہ کسی چیز کی قیمت پہلے کی بہ نسبت چڑھنے نہ پائے۔ عوام کو نئے اور پرانے پیسوں کی باہمی نسبت اچھی طرح سمجھنی پڑے گی کیونکہ ہمارے ملک کی زیادہ تر آبادی ایسی ہے جس کا سروکار روپوں سے اتنا نہیں جتنا پیسوں سے ہے۔ امیروں کے لئے بھی اہمیت بہت کچھ وہی ہے۔ عام استعمال کی چھوٹی موٹی اشیاء پیسوں میں ہی خریدی جاتی ہیں۔

میٹرک سسٹم

یہ خبر بھی سننے میں آئی ہے کہ اعشاری نظام رائج ہونے کے بعد جلد ہی ملک میں وزن اور پیمائش کا بھی اسی قسم کا نظام عام کیا جائیگا یہ نظام ملک کے لئے نیا ضرور ہو گا اور قیمتوں کے تعین میں تھوڑے بہت حساب کتاب کی ضرورت پڑے گی۔ لیکن عوام جلد اسکے عادی ہو جائیں گے۔ یہ ایک بین الاقوامی نظام ہے۔

دنیا میں وزن اور پیمائش وغیرہ کے دراصل دو نظام رائج ہیں۔ ایک "فٹ پاؤنڈ سیکنڈ سسٹم" کہلاتا ہے جس کے تحت پیمائش فیٹ میں، وزن پاؤنڈ میں اور وقت سیکنڈ منٹ وغیرہ میں شمار ہوتا ہے۔ اور دوسرا نظام "سینٹی میٹر گرام، سیکنڈ سسٹم" کہلاتا ہے جس میں پیمائش کے لئے سنٹی میٹر، وزن کے لئے گرام اور وقت کے لئے سیکنڈ، منٹ وغیرہ استعمال کئے جاتے ہیں پہلے نظام کو مختصر طور پر "ایف پی ایس سسٹم" کہتے ہیں اور دوسرے کو "سی جی ایس سسٹم"۔

ہم آجکل پہلے نظام کے تابع ہیں یعنی لمبائی اور فاصلے انچوں، فیٹ، گزوں، فرلانگ اور میلوں میں ناپتے ہیں۔ وزن کے لئے پونڈ استعمال کرتے ہیں (جس کا تعلق ایک طرح سیر سے بھی ہے) اور وقت کیلئے سیکنڈ، منٹ، گھنٹے اور دن وغیرہ شمار کرتے ہیں۔

ایک بین الاقوامی نظام

میٹرک سسٹم یا وزن اور پیمائش کا اعشاری نظام ایک بین الاقوامی نظام ہے اس کی بنیاد "میٹر" اور کلوگرام پر ہے اسے پیرس کی سائنس اکیڈیمی نے ۱۷۹۱ء میں ترتیب دیا تھا۔ لیکن اس کی ضرورت سترھویں صدی میں ہی محسوس کی جانے لگی تھی یہ نظام آج جس طرح دنیا میں رائج ہے وہ اس کی اصلی شکل سے قدرے مختلف ہے۔

اس نظام میں لمبائی کے لئے میٹر استعمال کیا جاتا ہے۔ جو زمین کے ربع دائرے کے چوتھائی حصے کے ایک کروڑویں جزو کے برابر ہے۔ اس کے تعین کے لئے فرانس اور اسپین کے درمیان ضروری پیمائش کی گئی تھی اور پلے ٹینم کی ایک سلاخ معیاری میٹر قرار دی گئی تھی جو انیسویں صدی کے زیادہ عرصے تک معیاری تسلیم کی جاتی رہی۔

میٹر کے سوویں حصے کو سینٹی میٹر کہتے ہیں اور ہزارواں حصہ ملی میٹر کہلاتا ہے۔ آپ نے معمولی پیمانے پر ایک طرف انچوں کے اور دوسری طرف سینٹی میٹر اور ملی میٹر کے نشانات دیکھے ہوں گے

طویل فاصلوں کے لئے "کلومیٹر" استعمال کیا جاتا ہے۔ اور کلومیٹر میں ایک ہزار میٹر ہوتے ہیں۔ کلو کے معنی ایک ہزار کے ہوتے ہیں۔ اسے جس ہندسے کے ساتھ لگا دیا جاتا ہے اس کی قیمت ہزار گنا زیادہ ہو جاتی ہے ہم آگے چل کر گز اور میٹر نیز پاؤنڈ اور کلوگرام کی باہمی نسبت بیان کریں گے۔ آپ نے دیکھا ہو گا بعض موٹر لاریوں کی سوئی رفتار کو میلوں میں ظاہر کرنے کی بجائے کلومیٹر فی گھنٹہ میں بتاتی ہے۔ یہ وہی کلومیٹر ہے۔

(باقی صفحہ پر)

انصار اللہ کا چھٹا سالانہ اجتماع

۲۸-۲۹-۳۰ اکتوبر ۱۹۶۰ء

انصار اللہ کا چھٹا سالانہ اجتماع اپنی امتیازی خصوصیات کے ساتھ انشاء اللہ العزیز ۲۸-۲۹-۳۰ اکتوبر ۱۹۶۰ء کو بروز جمعہ۔ ہفتہ و اتوار ربوہ میں منعقد ہوگا۔ یہ اجتماع خالص دینی اور تربیتی اجتماع ہے۔ جس میں شریک ہونے والے اکثر احباب خدا تعالےٰ کے فضل سے اپنے قلوب میں نمایاں تغیر اور زندگی میں واضح تبدیلی محسوس کرتے ہیں۔ زعماء، زعماء اعلےٰ حضرات و دیگر عہدیداران سے گذارش ہے کہ احباب کو مسلسل تحریک فرماتے رہیں کہ وہ اس بابرکت اجتماع میں کثرت سے شریک ہوں۔ نیز مجلس شوریٰ انصار اللہ میں پیش کرنے کے لئے تجاویز مقامی مجلس عاملہ کی منظوری کے بعد پندرہ ستمبر تک مرکز میں بھجوا دیں۔

اس اجتماع میں ہر مجلس کی نمائندگی ضروری ہوگی۔ شوریٰ انصار اللہ کے نمائندگان کے اسماء گرامی کے متعلق مرکز میں اطلاع زیادہ سے زیادہ ۱۵ اکتوبر تک پہنچ جانی چاہیئے۔ بیس ۲۰ اراکین یا اس کی کسر پر ایک نمائندہ منتخب ہوگا۔ ناظم اعلےٰ، ناظم ضلع یا علاقہ بحیثیت عہدہ شوریٰ کے رکن ہوں گے

سالانہ اجتماع کا چندہ بھی از راہ کرم جلد بھجوا دیا جائے۔ تاکہ اجتماع کی تیاری میں روک پیدا نہ ہو۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

محبوب عالم خالد ایم۔ اے
قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ

فاستبقوا الخیرات
تمام خوشی کی تقاریب پر

دوست عموماً اپنی خوشی کا اظہار کسی نہ کسی رنگ میں کرتے ہیں۔ مومن کو جب خوشی حاصل ہوتی ہے تو وہ چاہتا ہے کہ وہ خدا تعالےٰ کو خوش کرنے کے لئے مزید قربانی کرے جیسا کہ اس وقت

"مختلف امتحانات کے نتائج نکل رہے ہیں"

اور کامیاب ہونے والے طلباء۔ طالبات۔ ان کے والدین و دیگر قریبی رشتہ داروں کو خوشی حاصل ہو رہی ہے۔ انہیں چاہیئے کہ اپنے مقدس امام ایدہ اللہ تعالےٰ کے ارشاد کے پیش نظر

"تعمیر مساجد ممالک بیرون"

میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں کہ خوشی کے اظہار کا یہی صحیح طریق ہے۔ (وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

نمایاں کامیابی

میرے لڑکے عزیز ولی الرحمٰن نے اس سال پشاور یونیورسٹی سے ایف ایس سی (نان میڈیکل) کا امتحان دیا تھا وہ خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے $\frac{۵۸۰}{۸۰۰}$ نمبر حاصل کر کے یونیورسٹی بھر میں دوم رہا ہے۔ احباب دعا کریں کہ خدا تعالےٰ اس کی کامیابی کو خیر و برکت کا موجب بنائے آمین (میجر ڈاکٹر محمد عبدالرحمٰن ۱۹ صاحب سنگھ بلڈنگ صدر روڈ پشاور چھاؤنی)

گمشدہ لڑکا

میرا لڑکا حمید احمد (ابن مولوی محمد علی صاحب مرحوم آف سیالکوٹی ڈوگراں) عرصہ سات ماہ سے لاپتہ ہے جس کی وجہ سے سخت پریشانی ہے۔ اگر کسی بھائی کو اس کا علم ہو یا وہ خود یہ سطور دیکھے تو فوراً مجھے اطلاع دے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء (بشیرہ بی بی۔ معرفت محترم سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ربوہ)

گمشدہ کانٹا

ایک سونے کا کانٹا (ایک طرف کا) (استانیوں کے کوارٹر کچے) سے دکر پرانے ہسپتال تک کے راستہ میں ۲۰/۶ کو گم ہو گیا ہے۔ کانٹا جھمکی والا ہے نیلے اور سفید موتیوں کی لڑی ساتھ ہے۔ اگر کسی بھائی یا بہن کو ملا ہو تو خاکسار کو گول بازار میں پہنچا دیں۔ جزاکم اللہ۔ (محمد عبداللہ درزی گول بازار۔ ربوہ)

تصحیح

چند معروف مسائل پر ایک چھوٹا سا پمفلٹ بعنوان "تعلیم الہدیٰ" بعض احباب کی نظر سے گذرا ہوگا۔ اس کے ٹائیٹل کور کے آخری صفحہ پر بیعت کے الفاظ بھی درج ہیں جن میں افسوس حسب ذیل فقرہ سہواً رہ گیا ہے

"آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین یقین کروں گا"

جن دوستوں کے پاس پمفلٹ مذکورہ پہنچ چکا ہے وہ مذکورہ بالا فقرہ اس فقرہ کے بعد درج فرما لیں۔ "ان میں ہر طرح آپ کا فرمانبردار رہوں گا"

(شبیر احمد واقف زندگی تحریک جدید ربوہ)

مجلس خدام الاحمدیہ راولپنڈی کی نہایت کامیاب پندرہ روزہ
تربیتی کلاس

مجلس خدام الاحمدیہ راولپنڈی کی نہایت کامیاب پندرہ روزہ تربیتی کلاس اللہ تبارک و تعالےٰ کے فضل و کرم سے حسب دستور سابق امسال بھی مجلس خدام الاحمدیہ کو نہایت شایان شان طریق سے منعقد کرنے کا موقع ملا۔ یہ کلاس ۱۸ر جولائی سے ۳۱ جولائی تک روزانہ باقاعدگی کے ساتھ محترم جناب میاں عطاء اللہ صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت احمدیہ کے مکان پر مغرب سے عشاء تک جاری رہی۔ جس سے خدام۔ انصار اللہ۔ اطفال کافی تعداد میں شامل ہو کر فائدہ اٹھاتے رہے۔ یہ پروگرام نہایت دلچسپ اور بلند معیار کا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ جماعت کے ہر طبقہ نے اسے پسند کیا۔ تمام ضروری مسائل شلاً قرآن کریم۔ احادیث نبوی۔ سیرۃ النبیؐ۔ خلافت راشدہ۔ خلافت حقہ اسلامیہ۔ نظام خلافت۔ قرآن کریم کی شریعت دائمی ہے۔ علم کلام حضرت مسیح موعودؑ۔ صداقت حضرت مسیح موعودؑ۔ افریقہ کی پیاسی روحیں۔ بیرونی ممالک میں تبلیغ اسلام۔ حضرت عیسےٰ کشمیر میں۔ دنیا کا امن وغیرہ محققانہ اور ٹھوس رنگ میں پیش کئے گئے۔ علاوہ ازیں خدام کے تربیتی پہلو کو مدنظر رکھتے ہوئے اس موضوع پر بھی کافی تقاریر ہوئیں۔ ان مضامین کو اعلیٰ رنگ میں پیش کرنے کا سہرا ہمارے مقامی بزرگوں اور مربیوں کے علاوہ مرکز سے تشریف لائے ہوئے علماء حضرات کا ہے۔ جنہوں نے اپنا نہایت قیمتی وقت دے کر ہمارے پروگرام کو کامیاب بنانے میں ہماری مدد فرمائی۔ اللہ تعالےٰ سے دعا ہے کہ وہ ان کو اس کی دینی جزاء دے اور ہمیں کما حقہٗ ان باتوں سے جو ہم نے سنیں فائدہ اٹھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین یارب العالمین۔

مقررین حضرات میں سے مندرجہ ذیل خاص طور پر قابل ذکر ہیں:۔

(۱) محترم جناب میاں عطاء اللہ صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی
(۲) " " سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر امور خارجہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ
(۳) " " مولانا ابو العطاء صاحب فاضل پروفیسر تعلیم الاسلام کالج ربوہ
(۴) " " ملک محمد عبداللہ صاحب فاضل " "
(۵) " " مولانا غلام باری صاحب سیف پروفیسر جامعہ احمدیہ ربوہ
(۶) " " چوہدری احمد جان صاحب وکیل المال تحریک جدید۔ ربوہ
(۷) " " مسعود احمد خانصاحب بی۔ اے سابق وائس پرنسپل احمدیہ سکنڈری سکول گھانا
(۸) " " مولوی محمود احمد صاحب بی۔ اے شاہد مربی سلسلہ۔
(۹) " " مولوی بشیر احمد ناصر شاہد مربی سلسلہ
(۱۰) " " مولوی دین محمد صاحب ایم۔ اے شاہد "
(۱۱) " " مولوی محمد صدیق صاحب شاہد مربی سلسلہ
(۱۲) " " مولوی بشیر احمد صاحب بابری انچارج دفتر تحریک جدید۔

(ناظم تربیت و اصلاح مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ)

دورہ انسپکٹر وصایا

سید ولایت شاہ صاحب انسپکٹر وصایا سرحد کے دورہ کیلئے مورخہ ۱۱/۶۰ سے بھیجے جا رہے ہیں۔ عہدہ داران جماعت ہائے احمدیہ سرحد کی خدمت میں گزارش ہے کہ انسپکٹر صاحب موصوف کے کام میں ان کی امداد فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔ یہ اپنا کام راولپنڈی سے شروع کر رہے ہیں

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

ولادت

اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل و کرم سے خاکسار کو دو لڑکیوں کے بعد ۱۱/۶۰ بروز سوموار دس بجے صبح پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے الحمد للہ۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے عبدالشکور نام رکھا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ نومولود کو صالح اور نیک بنائے اور صحت و سلامتی کے ساتھ لمبی زندگی عطا فرمائے اور خادم دین بنائے اور قرۃ العین کا موجب ہو۔

(عبدالمنان شاہد مربی انچارج مقیم علی پور۔ ضلع مظفر گڑھ)

درخواست دعا:۔ خاکسار کی اہلیہ دو ہفتہ سے بعارضہ بخار بیمار ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ انہیں شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

(بدر الدین ٹھیکیدار آرہ مشین فیکٹری ریلوے ربوہ)

پنج سالہ ترقیاتی منصوبے کے مقاصد

(بقیہ صت)

دوسرا پنج سالہ منصوبہ

اقتصادی اور معاشرتی مقاصد

صرف بڑی بڑی باتوں کو پیش نظر رکھا جائے تو دوسرے پنج سالہ منصوبے کے اقتصادی و معاشرتی مقاصد یہ ہوں گے کہ رفاہ عامہ کو ترقی دی جائے۔ عوام کے معیار زندگی کو زیادہ سے زیادہ بلند کیا جائے۔ مطلب یہ ہے کہ بنیادی ضروری اشیاء یعنی غذا، کپڑا اور رہائش کا بندوبست کیا جائے تاکہ اور کچھ نہیں تو کم از کم ضروریات تو پوری ہو سکیں۔ نیز فائدہ مند ملازمت کیلئے تعلیم و صحت کی مزید سہولتیں مہیا کی جائیں تا معاشرتی انصاف میسر ہو سکے۔

منصوبہ کے تحت یہ کوشش کی جائیگی کہ پہلے منصوبہ کے دوران جو ترقی حاصل ہوئی ہے۔ اس کی رفتار کو تیز تر کرکے اور آگے بڑھایا جائے، اس زمانے میں حصول مقاصد میں جو کمیاں رہ گئی تھیں ان کو پورا کیا جائے اور ایک خود اعتماد اور خود کفیل معیشت قائم کرنے کی طرف فیصلہ کن اقدام کیا جائے۔

قومی آمدنی میں اضافہ

ملک کو ایک خاص مدت میں اپنی اندرونی قوت کی بناء پر ترقی کی طرف قدم بڑھانے کا اہل بنانے کے لئے دوسرے منصوبہ کا مقصد یہ ہے کہ قومی آمدنی کو ۲۰ فیصدی بڑھایا جائے۔ منصوبہ کی مدت کے دوران آبادی میں ۹ فیصدی مطلوبہ اضافہ کے پیش نظر فی کس آمدنی میں تقریباً ۱۰ فیصدی اضافہ ہوگا اس زائد آمدنی کا کچھ حصہ بچا کر کام پر لگانا چاہیئے اور کچھ عوام کے معیار زندگی کو بلند کرنے پر صرف ہونا چاہیئے۔ اگر ہم معقول مدت میں اپنے آپ نمو پذیر ہونے والی معیشت کو فروغ دینا چاہتے ہیں۔ تو قومی آمدنی میں اضافہ کی حد مدت منصوبہ کے دوران ۲۰ فیصدی ہونی چاہیئے۔ جو تیسرے منصوبہ میں ۲۵ فیصدی اور چوتھے میں ۳۰ فیصدی تک پہنچ جائے۔

قومی آمدنی میں ۲۰ فیصدی اضافہ اسی صورت میں ممکن ہوگا کہ زراعتی و صنعتی پیداوار میں معتد بہ ترقی کے لئے ضروری حالات پیدا کئے جائیں۔

زیادہ پیداوار۔ منصوبہ کا مقصد زرعی پیداوار میں کثیر اضافہ ہوگا جس میں غلہ کی پیداوار کو خود کفیل حد تک پہنچانا بھی شامل ہے اس کے لئے بہت بڑی کوشش کی ضرورت ہے یعنی موثر زرعی پروگرام اور انتظامی پالیسیاں بنوان پروگراموں کو عملی جامہ پہنائیں وضع کرنا کھادوں، کیڑے مار دواؤں اور دوسری زرعی اشیاء کا زیادہ وسیع مقدار میں بہم پہنچانا اور انہیں استعمال میں لانا پھر اس مقصد کیلئے ۱۱ لاکھ ایکڑ زمین بھی نئی یا ترقی یافتہ آبپاشی، سیلابوں کی روک تھام یا بازیابی کے ذریعہ مہیا کرنی پڑے گی۔

منصوبہ کا مطمع نظر یہ ہوگا کہ پہلے منصوبہ کے ختم ہونے تک جو ترقی ہوئی ہے اس کے مقابلے میں صنعتی پیداوار کو تقریباً ۵۰ فیصدی بڑھا دیا جائے۔ موجودہ مشینی ذرائع کو زیادہ بڑھانے کا بندوبست کیا جائے گا اور ساتھ ہی موجودہ کلوں کو متوازن اور جدید بنانے پر کافی وسیع زائد خرچ کیا جائے گا۔ نئی کلیں بھی نصب کی جائیں گی۔ جہاں کہ وہ واضح اور معقول حد تک زرمبادلہ حاصل کرنے یا بچانے میں مدد دیں۔ یا ان کی نوعیت ایسی ہو کہ ان میں اپنے ہی ملک کا خام مال برتا جا سکے۔ جہاں کہیں اقتصادی حالات اجازت دیں گے۔ بنیادی صنعتوں کی بھی حوصلہ افزائی کی جائے گی۔

چھوٹی صنعتیں۔ گھریلو اور چھوٹے پیمانے کی صنعتوں کی ترقی پر خاص زور دیا جائے گا۔ کیونکہ ایک تو وہ خود ہی کارآمد ہیں۔ اور دوسرے ان میں زیادہ ملازمتوں کی بھی گنجائش ہے۔ بالخصوص ان بڑی صنعتوں کی حوصلہ افزائی کی جائے گی۔ جن سے زراعتی پیداوار کو ترقی ہو یا گھریلو اور چھوٹے پیمانے کی صنعتوں کو تقویت حاصل ہو۔ صنعتوں پر نجی سرمایہ لگایا جانے کی زیادہ حوصلہ افزائی کی جائے گی۔

بہتر مواصلات۔ جو پروجیکٹ پہلے ہی سے جاری ہیں ان کی رفتار کو تیز تر کرنے یا ان کی تکمیل کے علاوہ منصوبہ، پانی اور طاقت کے ذرائع کی مزید توسیع و ترقی کی بھی سفارش کرے گا۔ ہندوستان و پاکستان کے نہری پانی کے تنازعہ کے سلسلہ میں جن کاموں کی ضرورت ہو۔ ان پر خاص توجہ دی جائے گی۔

منصوبہ کا مطمع نظر یہ ہے کہ ذرائع نقل و حمل بڑھتے ہوئے ترقیاتی تقاضوں کا ساتھ دیں۔ اس کے لئے ریلوں، سڑکوں، دریاؤں کے ذرائع نقل و حمل بندرگاہوں اور جہازوں پر بہت وسیع پیمانہ پر روپیہ صرف ہوگا۔

منصوبہ کے تحت کوشش کی جائے گی کہ مشرقی و مغربی پاکستان میں اقتصادی فرق کو کم کیا جائے اور دوسرے نسبتاً کم ترقی یافتہ علاقوں میں ترقی کی رفتار بڑھائی جائے۔ یہ حقیقت بھی ملحوظ رکھنی چاہیئے کہ موجودہ اقتصادی فرق کو ایک ہی منصوبہ کی مدت میں دور نہیں کیا جا سکتا۔ دوسرے منصوبہ کو اس مقصد کے حصول کے لئے پہلا قدم تصور کرنا چاہیئے۔ ان بالائی اقتصادی اور معاشرتی انتظامات کے علاوہ جو ترقی کے لئے ایک مقدم شرط کی حیثیت رکھتے ہیں منصوبہ مشرقی پاکستان اور دوسرے کم ترقی یافتہ علاقوں میں مدت منصوبہ کے دوران فی کس آمدنی میں نمایاں اضافہ کی کوشش کرے گا

تیس لاکھ افراد کے لئے روزگار کا امکان

یہ فرض کرتے ہوئے کہ آبادی ہر سال ۱ء۸ فی صدی کے حساب سے بڑھیگی اندازہ ہے کہ ملک میں ماجررین کی تعداد، مدت منصوبہ کے دوران، ۲۷ لاکھ بڑھ جائے گی۔ اس کے علاوہ پہلے منصوبہ کے خاتمہ پر پچھلے کم روزگار اور بے روزگار لوگوں کی بھی کچھ تعداد ہوگی۔ جس کا معقول حد تک ٹھیک اندازہ نہیں لگایا جا سکا۔ اس اثناء میں جو نئے ماجورین بروئے کار آئے ہیں انہیں اور پچھلے لوگوں کو کم از کم جزوی طور پر ہی سہی، کام سے لگانے کے لئے منصوبہ کا منشاء یہ ہے کہ ۳۰ لاکھ اشخاص کو ملازمت کے مواقع مہیا کئے جائیں۔ یہ ایک نہایت کٹھن کام ہوگا اور اس کے لئے اس انسانی جمعیت کو کام کاج کے بڑے بڑے بھاری منصوبوں پر لگانے کی پر زور کوشش کرنی پڑے گی۔ مثلاً زراعت و آبپاشی سے متعلق ترقیاتی کاموں، سڑکوں اور مکانات کی تعمیر اور چھوٹے پیمانے کی دستکاریوں میں لوگوں کو روزگار مہیا کیا جائے گا

ادائیگیوں کا توازن۔ ہمارے موجودہ بیرونی زرمبادلہ کے محاصل ہماری معیشت کی غیر ترقیاتی درآمدی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے کافی نہیں۔ منصوبہ کے تحت ایسی تدابیر کی سفارش کی گئی ہے جن سے بیرونی زرمبادلہ کے محاصل اور ضروری غیر ترقیاتی درآمدات میں توازن پیدا ہو۔ اس توازن کو حاصل کرنے کیلئے بہت سعی و کوشش کی ضرورت ہے۔ بالخصوص زرعی و صنعتی ترقی کی رفتار کو تیز تر کرنا پڑیگا خاص طور پر اس لئے کہ برآمد کے لائق اشیاء اور درآمدی اشیاء کی متبادل اشیاء کی پیداوار بڑھائی جائے۔

تعلیم، صحت اور رہائش۔ پہلے منصوبے کے دوران معاشرتی خدمات کی ترقی کو بہت بے توجہی کا شکار ہونا پڑا۔ منصوبہ میں اس کمی کو پورا کرنے کی تدابیر پیش کی جائیں گی۔ چونکہ افراد ملک کا سب سے بڑا سرمایہ ہیں، منصوبہ اس سرمائے کی ترقی کے لئے مزید مواقع پیدا کرنے کی سفارش کرے گا۔ تعلیم کو خاص طور پر ترجیح دی جائے گی۔ اداراتی سہولتوں میں توسیع ہوگی اور ٹیکنیکل اور پیشہ ورانہ تعلیم پر خاص زور دیا جائے گا۔

صحت اور معاشرتی بہبودی کی نئے سرے سے تنظیم اور توسیع ہوگی۔ منصوبہ میں کارکنوں کے رہن سہن اور کام کرنے کے حالات میں ترقی کی سفارش کی جائے گی اور ان کی خاطر خود معاشرتی تحفظ کے بندوبست کی تجاویز پیش کی جائیں گی۔ رہائشی کی سہولتیں (خاص طور پر کم آمدنی والے لوگوں کیلئے) بڑھائی جائیں گی، اگرچہ مکانات کی کمی کو مستقبل قریب میں دور کرنا ممکن نہیں ہوگا۔ منصوبہ اس بات پر زور دے گا کہ دانشمندانہ اور مناسب حکمت عملی اور کم آمدنی والے لوگوں کے اقتصادی مواقع کو بڑھا کر تقسیم دولت میں نابرابری کی ترقی کے رجحان کو روکا جائے۔

پہلے منصوبہ میں یہ فرض کیا گیا تھا کہ آبادی میں اضافہ کی رفتار ۱ء۴ فیصدی سالانہ ہوگی۔ اس بات کے لئے شہادت موجود ہے کہ غالباً یہ اندازہ بہت کم تھا۔ اس موضوع کا بڑی احتیاط سے مطالعہ کیا جا رہا ہے۔ موجودہ علامات یہ ہیں کہ پہلے اور دوسرے منصوبہ کی مدت میں آبادی میں اضافہ کی رفتار علی الترتیب ۱ء۶ اور ۱ء۸ فیصدی سالانہ ہوگی۔ اب تک اقتصادی ترقی کے سارے محاصل ایک بڑھتی ہوئی آبادی میں جذب ہوگئے۔ موجودہ منصوبہ آبادی میں اضافہ کی تشویشناک رفتار کو روکنے کی تدابیر پیش کرے گا۔

سکوں، وزن اور پیمائش کا اعشاری نظام

(بقیہ صٰ)

وزن اور حجم

عشاری نظام میں وزن کے لئے گرام استعمال کیا جاتا ہے۔ ۴ ڈگری سنٹی گریڈ درجۂ حرارت پر ایک مکعب سنٹی میٹر پانی کا وزن ایک گرام ہوتا ہے۔ درجہ حرارت کی پابندی اس لئے لگائی جاتی ہے کہ پانی کی کثافت درجہ حرارت کے ساتھ گھٹتی بڑھتی رہتی ہے۔ جس سے وزن میں کچھ تبدیلی پیدا ہو جاتی ہے۔ ۴ درجے سنٹی گریڈ پر پانی کی کثافت سب سے زیادہ ہوتی ہے

زیادہ وزن ظاہر کرنے کے لئے کلوگرام استعمال کیا جاتا ہے۔ ایک کلوگرام میں ایک ہزار گرام ہوتے ہیں۔ اسے معیاری شکل دینے کیلئے پلے ٹینم کا ایک سلنڈر بنایا گیا۔ جس کا وزن ٹھیک ایک کلوگرام ہے اور وہ بجنسہ محفوظ ہے

محلول اشیاء کا حجم لٹر میں ناپا جاتا ہے ایک لٹر ایک ایسے مکعب کا حجم ہوتا ہے جس کا ہر ضلع ایک "ڈیسی میٹر" کے برابر ہو۔ ایک ڈیسی میٹر ایک میٹر کے دسویں حصے کو کہتے ہیں۔ زمین کا رقبہ ناپنے کے لئے "آر" استعمال کیا جاتا ہے۔ ایک آر دس میٹر مربع کو کہتے ہیں۔ یعنی ایک ایسا قطعہ زمین جس کا ہر ضلع دس میٹر کے برابر ہو ایک آر رقبے کا حامل ہوگا۔ لکڑی وغیرہ کا حجم ناپنے کے لئے "سٹیر" استعمال کیا جاتا ہے ایک ایسا کعب جس کا ہر ضلع ایک میٹر کے برابر ہو۔ ایک سٹیر حجم کا حامل ہوگا۔

الفضل

سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔

(مینیجر)

پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کی

ایف اے کے امتحان میں تعلیم الاسلام کالج کے کامیاب طلبہ

امسال تعلیم الاسلام کالج ربوہ کی طرف سے بورڈ آف سیکنڈری ایجوکیشن لاہور نے ایف اے کے امتحان میں جو طلبہ کامیاب ہوئے ہیں ان کے نام اور حاصل کردہ نمبر درج ذیل ہیں۔

ایف۔ ایس۔ سی (پری میڈیکل)

رول نمبر	نام	نمبر حاصل کردہ
۹۸۴	کمال الدین حبیب احمد	۴۲۳
۹۸۵	نصیر محمود راجہ	۵۵۲
۹۸۶	منور احمد خاں	۳۷۰
۹۸۷	سعید احمد	۶۲۵
۹۸۸	رشید احمد اختر	۵۰۴
۹۸۹	مرزا ناصر احمد	۶۰۸
۹۹۲	عبدالمجید چیمہ	۵۰۱
۹۹۳	عبدالجلیل صادق	۴۳۶
۹۹۴	شاہد احمد قریشی	۴۵۲
۹۹۵	**حمید احمد خاں**	**۶۷۲**
۹۹۶	ناصر احمد	۴۳۳
۹۹۸	سعید احمد	۴۶۹
۹۹۹	ریاض احمد	۵۵۶
۱۰۰۰	مرزا محی الدین	۴۸۹
۱۰۰۱	ایم شکر اللہ خاں	۳۷۸
۱۰۰۲	ولایت حسین شاہ	۴۰۷
۱۰۰۴	محمد اسلام بیگ	۴۰۵
۱۰۰۵	عبدالرؤف	۴۱۵
۱۰۰۶	رشید احمد	۴۴۹

ایف۔ ایس۔ سی۔ (نان میڈیکل)

رول نمبر	نام	نمبر حاصل کردہ
۳۴۵۳	سلطان احمد	۳۸۵
۳۴۵۷	محمد مسعود	۴۶۲
۳۴۵۹	علی احمد	۴۰۰
۳۴۶۰	مرزا سعید احمد	۴۱۴
۳۴۶۱	شمس الحسن صفدر	۵۸۸
۳۴۶۲	لطیف احمد	۴۴۹
۳۴۶۳	مامون احمد	۵۸۱
۳۴۶۵	منیر احمد	۴۷۶
۳۴۶۶	فضل الرحمن	۵۹۹
۳۴۶۷	حبیب اللہ خاں	۴۳۱
۳۴۶۸	مبشر احمد شاہد	۴۸۳
۳۴۶۹	رشید احمد ریحان	۴۵۰
۳۴۷۰	بشیر احمد اختر	۵۱۱
۳۴۷۱	امتیاز الدین احمد	۴۳۱
۳۴۷۲	محمد حسین	۴۴۵
۳۴۷۴	ظفر اللہ خاں	۴۱۱
۳۴۷۵	محمد اکرم	۴۵۷
۳۴۷۶	محمد نذیر کیانی	۳۸۸
۳۴۷۷	دوست محمد	۴۵۱
۳۴۷۹	بشیر احمد	۵۳۹
۳۴۸۰	سعید الدین احمد	۴۷۴
۳۴۸۱	نذیر احمد شاد	۴۱۲
۳۴۸۲	محی الدین اکبر	۴۶۵
۳۴۸۳	عبدالرزاق	۳۸۶

رول نمبر	نام	نمبر حاصل کردہ
۳۴۸۴	ظفر احمد بٹ	۴۵۲
۳۴۸۶	رشید احمد	۴۴۴
۳۴۸۷	علی احمد	۴۳۶
۳۴۸۹	ناصر احمد سجاد	۴۱۷

ایف اے (آرٹس)

رول نمبر	نام	نمبر حاصل کردہ
۱۵۴۶۶	محمود ادریس کونٹے	۴۸۳
۱۵۴۶۷	فضل احمد	۴۲۹
۱۵۴۶۹	رفیق احمد	۴۱۹
۱۵۴۷۰	عطاء اللہ	۴۰۸
۱۵۴۷۳	عبدالصمد	۳۹۲
۱۵۴۷۴	برکت اللہ طاہر	۴۴۴
۱۵۴۷۹	محمد احمد	۳۴۱
۱۵۴۸۱	اعجاز احمد لقمن	۳۶۸
۱۵۴۸۴	فاروق احمد	۳۷۸
۱۵۴۸۵	اقبال احمد حیط	۴۱۶
۱۵۵۰۲	محمد اعظم	۴۰۶
۱۵۵۰۳	محمد اشرف	۳۶۳
۱۵۵۰۶	زرتشت منیر احمد	۴۰۵
۱۵۵۰۷	ادریس احمد	۴۰۸
۱۵۵۰۸	محمود احمد شمیم	۴۸۵
۱۵۵۰۹	محمد صفدر خاں	۳۸۹
۱۵۵۱۰	منیر احمد فرخ	۴۰۱
۱۵۵۱۱	خلیق اختر چوہدری	۳۲۹
۱۵۵۱۶	ایم داؤد احمد	۳۹۶
۱۵۵۱۹	حمید احمد	۴۸۰
۱۵۵۲۰	**اعجاز الحق قریشی**	**۶۵۳**
۱۵۵۲۱	محمد اقبال	۴۸۴
۱۵۵۲۲	شاہد احمد	۴۵۲
۱۵۵۲۴	محمد اسمٰعیل	۴۳۰
۱۵۵۲۶	انور شاہ ارشد	۵۰۷
۱۵۵۲۷	بشیر احمد	۵۳۲
۱۵۵۲۹	سردار عزیز احمد	۴۰۳
۱۵۵۳۰	محمد رشید	۴۸۵
۱۵۵۳۷	محمد اکرم چیمہ	۴۳۴
۱۵۵۴۲	ناصر احمد	۴۱۰
۱۵۵۴۴	محمد شکر اللہ	۲۹۵
۱۵۵۴۸	خان محمد اسمٰعیل	۴۱۱
۱۵۵۵۲	ملک اکرام اللہ خاں	۴۴۳
۱۵۵۵۳	رشید احمد	۵۳۱
۱۵۵۵۴	اقبال احمد	۵۰۸
۱۵۵۵۵	بشارت الرحمن	۵۱۴
۱۵۵۶۰	ظفر اللہ	۵۵۴

مندرجہ ذیل طالبعلموں کی کمپارٹمنٹ آئی ہے

رول نمبر	نام	مضمون
۳۴۴۸	ایس سعید احمد	انگلش
۳۴۵۱	شاہ محمود احمد	ریاضی
۳۴۵۲	لطف المنان	انگلش
۳۴۵۵	غلام مصطفیٰ باجوہ	〃
۳۴۵۸	مشتاق مہدی	〃
۳۴۷۳	مشتاق احمد ارشد	〃
۱۵۴۷۲	عبدالباسط ناصر	〃
۱۵۴۷۵	نعیم احمد چوہدری	〃
۱۵۴۸۳	خلیق الزمان	〃
۱۵۴۹۳	اصغر علی اختر	〃
۱۵۴۹۴	علیم احمد منیر	〃
۱۵۴۹۹	محمد منظور	〃
۱۵۵۱۲	میاں انیس احمد	〃
۱۵۵۱۳	ضیاء الحق شاہین	انگلش
۱۵۵۱۵	شمس الحق چوہدری	〃
۱۵۵۱۷	عطاء اللہ مطیع	〃
۱۵۵۳۱	محبوب احمد	〃
۱۵۵۵۷	بشیر احمد	〃

نتیجہ بعد میں

رول نمبر	نام
۹۸۳	محمد حنیف
۱۵۵۰۱	نصیر احمد
۱۵۵۳۵	ضیاء اللہ
۱۵۵۳۸	فضل پیراں
۱۵۵۴۷	محمد ابراہیم

ایف اے کے امتحان میں تعلیم الاسلام کالج کا شاندار نتیجہ

(بقیہ صفحہ اول)

امسال کالج کی طرف سے پری میڈیکل میں ۲۴ طلبہ امتحان میں شریک ہوئے تھے ان میں سے ایک طالب علم کے نتیجے کا اعلان بعد میں ہوگا اس طرح ۲۳ میں سے ۱۹ طلبہ پاس ہوئے نتیجے کی اوسط اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۸۲،۶ فیصد رہی جبکہ ثانوی بورڈ کے کالجوں کی اوسط صرف ۳۱ فیصد ہے۔ مزید برآں اس گروپ میں کالج کے پانچ طلبہ نے فرسٹ ڈویژن حاصل کیا ہے۔ جبکہ بورڈ بھر میں فرسٹ ڈویژن حاصل کرنے والے طلبہ کی تعداد ۶۴ ہے۔

پری انجینئرنگ (یعنی نان میڈیکل) میں کالج کے ۴۲ طلبہ شریک ہوئے تھے ان میں سے ۲۸ پاس ہوئے اس طرح کامیاب طلبہ کی اوسط ۶۶،۶۶ فیصد رہی جبکہ بورڈ کے کالجوں کی اوسط فیصد ۳۵،۳ ہے۔

آرٹس گروپ میں کالج کے ۷۹ طلبہ شریک ہوئے تھے چار کے نتیجے کا اعلان بعد میں ہوگا۔ اس طرح ۷۵ میں سے ۳۷ پاس ہوئے اور اوسط قریباً ۴۹ فیصد رہی جبکہ ثانوی بورڈ کے کالجوں کی اوسط ۳۴ فیصد ہے۔ علاوہ ازیں تینوں گروپوں میں مجموعی طور پر ۱۸ طلبہ کمپارٹمنٹ میں آئے ہیں وہ کامیاب طلبہ کے علاوہ ہیں اور کامیاب طلبہ کی اوسط میں شامل نہیں ہیں۔

ادارہ الفضل تعلیم الاسلام کالج کی ان عظیم الشان کامیابیوں پر کالج کے پرنسپل حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب اور اساتذہ نیز عزیز حمید احمد خاں اور عزیز اعجاز الحق قریشی کی خدمت میں دلی مبارکباد پیش کرتا ہے۔